عِصمت دری یا (Rape)

محمد مظاہر

1. روئے زمین پر اگر ہم انسانی زندگی کا وجود دس لاکھ سال تسلیم کر لیں جب دھاتیں، اسلحہ اور لباس ناپید تھا تو پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابراہیمی مذاہب جن کی عمر لگ بھگ پانچ ہزار سال ہے تو ان سے پہلے افزائش نسل کے لیے کون سا ضابطہ یا نظام اس دنیا میں رائج تھا.

2. افزائش نسل کے واسطے مذاہب نے نکاح یا شادی کے ادارے پر اصرار کیا جس کی بنیاد جائز ادتھی. نکاح کے ذریعے دو اہم مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے. افزائش نسل اور پر مسرت زندگی کے لمحات. اس کے پیچھے انسان میں تخلیقی جذبہ پنہاں ہوتا ہے. جس کی پیمائش کا اگر کوئی پیمانہ ہے تو مجھے معلوم نہیں. کہ یہ اپنے عروج پر کیا گل کھلا سکتا ہے اور اس میں کتنی قوت برائے تخلیق و تخریب پوشیدہ ہے جسے شہوت کہا جاتا ہے.

3. ہاں اگر ہم اس کا چوپائیوں کی حیات میں مطالعہ کریں تو اس کا کم احتمال ہے کہ راہِ اعتدال سے ہٹ جائیں. اس میں شیرنی، بکری، گائے، کتیا اور گھوڑی اور دیگر کی مثال ہمارے سامنے ہے جن میں ان کا نر افزائش نسل کے وقت اپنی مادہ پر سوار یا (Mount) کرتا ہے. اس لیے یہ مادائیں بہ کثرت حاملہ ہوتیں ہیں. اور آج تک کوئی قانون، نظام یا مباحثہ اس سلسلے میں متعارف کرانے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی. سوائے گاؤکشی سے بچنے کے لیے نس بندی کے. مادہ چوپائیوں کو بڑے تواتر سے حمل کی مصیبت اس لیے جھیلنی پڑتی ہے کہ ان میں عقل کی کمی کے علاوہ ان کے افزائش نسل کے اعضاء پیچھے ہوتے ہیں. اس کے باوجود یہ مادائیں دولتی مار کے یا نر کو بھنبھوڑ کر مزاحمت کرتی ہیں. قدرت نے ان ماداؤں کو پہنچنے والی تکلیف اور مصیبت کی یوں تلافی کی ہے کہ انہیں چار لاتیں دی ہیں. جن کے طفیل وہ حمل کا بوجھ اٹھا کر تمام معمولات نہایت کم تکلیف سے بلا رکاوٹ جاری رکھ سکتیں ہیں.

4. اس کے برعکس عورت کو قدرت نے صرف دو پاؤں دیے ہیں. جن میں حمل کی تکلیف اٹھانا اور جھیلنا دشوار اور طوالانی ہوتا ہے. لیکن اس کے نسل کشی کے کل اعضاء چوپائیوں کے برعکس پیڑو میں رکھے گئے ہیں. مگر اسے عقل و تمیز اور شعور جسے آج کل حقِ خود ارادیت یا (Right of Self Determination) کہا جاتا ہے سے سرفراز کیا گیا ہے. جس کا وہ مردوں کی طرح کئی وجوہ سے جن میں اقتصادی، مذہبی، جسمانی اور سماجی امور شامل ہیں. اٹھارویں صدی تک کما حقہ استعمال جد و جہد کے باوجود نہ کر سکی.

5. حمل کے لیے چوپائیوں کے برعکس اسے دو ٹانگیں ملنے کی وجہ سے عورت کے لیے اک مسئلہ پیدا ہو گیا یعنی 'حمل کی مشقت' جسے شیرنی یا گائے چار ٹانگوں پر اٹھاتی ہے اور عورت کو 'یہی مشکیزہ' وہ بھی عمودی حالت میں محض دو ٹانگوں پر اٹھانے کی صعوبت درپیش رہتی ہے.'' اس کا حل قدرت نے یہ نکالا کہ اسے عقل اور تمیز، خیر و شر کے علاوہ تنگ پیڑو عطا کر دیا. اسی لیے ہماری طرف کی عورتیں بیٹھ کر کھڑی ہوتیں ہیں تو اپنے چوتڑوں پر ہاتھ پھیر کر عقبی دامن کو ہموار کرتیں ہیں. نیم پوشیدہ پیڑو کی وجہ سے عورت کو عربی میں شاید مستور یا چھپا ہوا یا چھپایا ہوا کہا جاتا ہے اور ہم بھی کہتے ہیں.

6. اسی وجہ سے افزائش نسل کے وقت عورت کی 100% منشا اور رضا مندی درکار ہوتی ہے. اور بالعموم اس کا چت ہونا بھی لازم ہے. یہ تمام شرائط مرد کے لیے بہ تکلف پوری ہوتی ہیں. عورت کی منشا کے بغیر ٹٹنے (Clitoris) تک رسائی نہایت دشوار ہے. یہی امر عِصمت دری یا ریپ کا سبب ہے. 100% رضا مندی کے حصول کے لیے مرد نے نکاح ایجاد کر لیا. ان دنوں آزادیِ نسواں کی بڑھتی ہوئی طغیانی کے سامنے بندھ باندھنے کے واسطے سیر سپاٹا، طعام اور تحفۂ تحائف کے ساتھ شیرین کلامی اختیار کی جاتی ہے. مبینہ حربوں کے علاوہ حصول مقصد کو عِصمت دری یا ریپ کہا جاتا ہے. آئندہ چند جملے میں مردوں کے وکیلِ صفائی کے طور پر نہیں کہہ رہا.

ے اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

7.مرد پر طاری تخلیقی جنون کی ایک جھلک دکھانا چاہتا ہوں.اساطیری فرہاد کا شیرین کے لیے دودھ کی نہر نکالنے کے علاوہ کینیڈی جب بطور صدر امریکہ پیرس پہنچے تو ان کی بیگم جیکولن جہاز میں سے پہلے برآمد ہوئیں اور صدر چند قدم پیچھے تھے. جب اخبار والوں نے صدر سے کہا کہ آپ کی بیگم بہت خوبصورت ہیں تو انہوں نے برجستہ کہا اسی لیے تو میں چار ہزار میل سے ان کے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہوں. یا پھر بھارتی فلموں میں دیکھیے ہیرو زیادہ تر ہیروئین کا تعاقب کرتے رہتے ہیں.دسمبر 2012ء میں چھ مردوں کے مذکورہ جنون کی مزاحمت کی روشن مثال دلّی کی تیئیس سالہ جیوتی سنگھ پانڈے تھی جو زخموں کی تاب نہ لاکر سنگاپور کے اک اسپتال میں جان کی بازی ہار گئی.اور عالمگیر مباحثہ کی راہ ہموار کر گئی.جب کہ آج تک میرے سامنے کسی مرد مشتاق عورت کی واحد مثال اپنی گلوکارہ اور اداکارہ نور جہاں کی ہے جنہوں نے 75-1974ء میں جب یہ کہا کہ میں کسی محفل میں کسی خوب رو مرد کو دیکھتی ہوں تو میرے جسم پہ چیونٹیاں چلنے لگتی ہیں.جس پر تھو تھو ہوئی تھی.

8. یوں انیسوں صدی کی سب سے بڑی سامراجی حکومت برطانیہ جو پہلی عالمی جنگ کے آغاز تک دنیا بھر کے 83% علاقے پر قابض تھی'غلامی کے خاتمے کے بعد اس نے عورت کو حق خود ارادیت 1921ء میں کوئی 114 سال کے بعد دیا تب کہیں جا کر تمام رجعت پسند قوتوں کی مخالفت کے باوصف یہ حق یعنی ووٹ ڈالنا اور جسم کی وقعت کو مقابلہ حسن کے ذریعے ماننے پر برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں تیار ہوئیں.دلچسپ بات یہ ہے کہ محنت کشوں کی محنت کے استحصال کا سب سے بڑا مخالف کارل ماکس تھا اس نے بھی نو ماہ کے حمل کی صعوبت اور آٹھ سال تک بچے کی پرورش (یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ انیسوں صدی میں قانون کے مطابق بچے محنت کش بنائے جاتے تھے) کرنے والی عورتوں اور ماؤں کے استحصال کے خلاف قلم نہ اٹھایا.اگرچہ وہ عورتوں کا حامی تھا.

9.بیسویں صدی کے آغاز سے عورتوں میں عقل اور تمیز یا خود ارادیت میں تعلیم کے علاوہ جنگوں اور دیگر وجوہ سے متعجب کرنے والے اضافہ ہو رہا ہے.اور پیڑو بھی اسی رفتار سے سکڑتا جا رہا ہے.اسی لیے اعلی تعلیم یافتہ اور ایم اے پاس خواتین کے عموما کم ہی بچے ہوتے ہیں.اور دنیا میں بذریعہ جراحی (caesarean) ولادتوں کی شرح میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے.اگرچہ آخرلذکر میں مطالعہ کی بھی ضرورت کا ذکر ہوتا ہے.جدید تحقیق کے مطابق افزائشِ نسل کے لیے مرد کی حیثیت ضمنی یا فروعی عامل کی رہ گئی ہے.(17) 20-Amazing facts. گارجین 28 جنوری 2013ء

10.اینگلوسیکسن قانون میں 1769ء میں کہیں جا کر عِصمت دری کو پھانسی کے قابل جرم قرار دیا گیا.گویا مجرم نے باپ یا خاوند کی جائداد پر قبضہ کر لیا ہو.لگ بھگ اسی زمانے میں یہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ کسی کی بھی پاک دامن عورتوں کی طرح عِصمت دری ہو سکتی ہے.اور ہندوستان میں انگریز کے بنائے ہوئے قانون کو 1861ء میں نافذ کر دیا گیا.مگر اردو میں الفاظ زنا بالجبر' آبروریزی اور عِصمت دری وغیرہ 1928ء کے آس پاس نمودار ہوئے.زنا بالجبر کی ترکیب غلط ہے جیسے آبروریزی سے مفہوم نہیں واضح ہوتا.اسی طرح انگریزی کا لفظ Rape بھی ذومعنی ہے (در کے معنی پھاڑنا یا چیرنا ہے) یوں جب کوئی مرد عورت کی منشا کے بغیر جنس کاری کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے عِصمت دری کہنا مناسب لگتا ہے.

11. یہ اطلاعات بھی شائع ہوتی رہیں ہیں کہ عصمت دری کی وارداتیں اعلی تعلیم کے مراکز کے علاوہ جنگ کے میدانوں میں آزمودہ انقلابی بھی اس کا ارتکاب کرتے رہے ہیں.ستم بالائے ستم رواں صدی میں چند افریقی ممالک میں عِصمت دری کی جنگی حربے کے طور پر ان گنت وارداتیں ہوئی ہیں. یا پھر سرمایہ داری کی عالمی دہشت گردی کے مخالفین سٹراس کان اور جولین اسانج کے خلاف عصمت دری کو بطور انتقام استعمال کیا جا رہا ہے.اول لذکر سے IMF کی سربراہی کے دوران یہ تجویز دینے کا جرم سرزد ہوا کہ ڈالر کے علاوہ کسی اور کرنسی کو بھی ریزرو کرنسی بنایا جائے (RT) گرفتاری کا سبب بننے والی خاتون نفیسہ کے بار بار بیان بدلنے پر نیویارک پولیس نے تیئیس اگست 2011ء کو تمام الزامات واپس لے لیے (نیویارک ٹائمز) جب کہ اسانج تادم تحریر لندن میں ایکویڈور کے سفارت خانے میں سیاسی پناہ گیر ہے.

12.حال ہی میں بی بی سی کے نامور بچولیا (Anchor Person) انجہانی جمی سوائل (Jimmy Savile) کے خلاف ہزاروں شہادتیں پیش کی گئیں. 1955ء سے لے کر آئندہ 54 سال تک کی جانے والی اس کی وارداتیں بی بی سی سٹوڈیوز کے علاوہ مختلف شہروں کے 14 ہسپتالوں میں اور متعدد اسکولوں میں بھی کی گئیں. جہاں لڑکیاں موصوف کا ذکر ''بیف بریانی'' کے نام سے کرتیں تھیں.اس کے 450 شکاروں میں کم عمر لڑکیوں اور عورتوں کی تعداد 82% تھی.ان میں 34 کی عِصمت دری کی گئی 73% کے ساتھ بچہ بازی (Pedophylia) ہوئی اور باقی کے ساتھ امرد پرستی (Sodomy) ہوئی.نام نہاد اچھی شہرت کی برطانوی پولیس کے پاس عورتوں نے انگلینڈ کے مختلف شہروں میں 2011ء میں اس کی موت سے دو سال پہلے شکایات درج کروائیں تھیں.جن پر خانہ پری کر کے معاملہ داخل دفتر کر دیا گیا.موصوف خیراتی ادارے بھی چلاتے تھے. ہاں 2012ء میں انگلستان میں ستر ہزار عِصمت دری کی شکایات درج ہوئیں ہیں.گارجین مورخہ 12-11 جنوری 2013ء.پینٹا گون کی رپورٹ کے مطابق امریکی افواج میں اکتوبر 2011ء کو ختم ہونے والے سال میں اس نوعیت کی 19000 وارداتیں ہوئیں.گویا اوسطا 52 یومیہ.گارجین 26 جنوری 2013ء

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

13.اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جج لارڈ ہیل(HALE) کا قول ہے" In a rape case it is the victim, not the defendent, who is on trial "عِصمت دری کے مقدمے میں ملزم کے بجائے آفت زدہ پر مقدمہ چلنے لگتا ہے. تو کیا عِصمت دری کا انسداد انسان کے بنائے ہوئے قوانین سے ممکن ہے؟ تو میری ادنی رائے میں قطعاً نہیں. ہاں معاشرے کی اجتماعی مساعی سے خودکشی کی وارداتوں کی طرح اس میں بھی معتدبہ کمی لائی جا سکتی ہے. (کیا کہتے ہیں بیچ اس مسئلے کے ہمارے پیارے سے ماہرِ نفسیات ڈاکٹر خالد سہیل. ٹورنٹووی)

14. برمحل ہوگا کہ اگر لگے ہاتھوں عائلی عِصمت دری(marital rape) کا ذکر بھی کر لیا جائے جسے بیسویں صدی کے ختم ہونے تک سو سے زائد ممالک نے جرم قرار دے دیا تھا جن میں پاکستان شامل نہیں ہے. اس نوعیت کا پہلا مقدمہ پانچ چھ سو سال پہلے قاہرہ میں ایک عورت نے دائر کیا تھا. عائلی عِصمت دری کے واقعات خانگی جھگڑوں اور طلاق کے بعد تک بکثرت ہوتے ہیں.

15. اٹھارویں صدی کے مالتھس(Malthus) نے اپنے "An Essay on the Principle of Population" میں یہ کہا کہ آبادی میں اضافے سے اسبابِ زیست گھٹنے لگتے ہیں. تو قدرت توازن پیدا کرنے کے لیے وبائیں پیدا کر دیتی ہے یا پھر جنگوں میں آبادی کام آ جاتی ہے. ان حقائق کو مدِنظر رکھا جائے تو دیکھنا پڑتا ہے کہ آبادی کیوں بڑھ رہی تھی. اس کی وجہ حیوانی زندگی کی طرح خواتین بھی لاشعور والی زندگی بسر کر رہی تھیں. اور ان میں شعور کی پستی تھی. ازراہِ کرم آپ تخیل پر زور ڈالیں اور تصویری شہادتوں پر اصرار نہ کریں کیونکہ اٹھارویں صدی میں کیمرہ دستیاب نہیں تھا. ان دنوں میں عورتوں کے ہاں عموماً اٹھارہ انیس بچے ہوا کرتے تھے. جیسے آدم سمتھ (Adam Smith) نے(Wealth of Nations) میں بیان کیا ہے. قرینِ قیاس یہی ہے کہ اس کا سبب عورتوں کے کولھوں کا جاتا یا چکی کے پاٹوں کی طرح چپٹا ہونا تھا. بیسویں صدی میں یہ کولھے نظریہ ارتقاء اور عقل و شعور میں اضافے کی وجہ سے پیالے نما ہوتے جا رہے ہیں. اور ٹٹنے تک رسائی دشوار تر. آپ پوچھ سکتے ہیں کہ گذشتہ ساٹھ برس میں دنیا کی آبادی دگنی کیسے ہو گئی تو ایک وجہ وباؤں کا انسداد' غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ اور تیسری اہم وجہ عقل کی تجسیم ہے جو ہمارے سامنے مانع حمل ادویات کی صورت میں آتی ہیں جن کو پسماندہ ممالک میں مذہبی اور اخلاقی بنیادوں پر بدقت قبول کیا گیا. مگر ایک انوکھی مثال جاپان کی ہے جہاں بیسویں صدی میں پلز (Pills) کو قبول نہ کیا گیا. خوش حالی' شعور کا تاریخی ارتقاء' جنگوں اور مانع حمل ادویات کی دستیابی کے سبب یورپ میں گذشتہ نوے برس سے آبادی منجمد ہے اور یورپی یونین کا وفاق اسی کا شاخسانہ ہے کہ ہم غیر سفید فام افراد کی آمد کو اب محدود کر دیں گے. تازہ ترین رپورٹ کے مطابق انگلستان میں پولش بولنے والوں کی تعداد انگریزی گو کے بعد گذشتہ بارہ برس میں دوسرے نمبر پر آ گئی ہے جو برصغیر کے لوگ ساٹھ سال میں نہ حاصل کر سکے. نسوانی اعضاء تخلیق کا ذہن اور شعور سے گہرا تعلق ہے. ایما گولڈ مان نے اپنے مضمون 'شادی اور محبت' میں غلط نہیں کہا "یہ بھی ممکن ہے کہ عورت اس حیات کو ایسے ماحول میں لانے سے دست کش ہو جائے."

16. جملہِ معترضہ بچہ بازی (Pedophilia) مباشرتِ محرّمات(Incest) جو عِصمت دری کی کم معروف قسمیں ہیں حالانکہ ان اشجارِ ممنوعہ کے ارتکاب کے آغاز میں بچوں اور عورتوں کو اکثر عِصمت دری جیسے مراحل سے گذرنا پڑتا ہے. جینوا میں قائم "Advocating children's rights" کا کہنا ہے کہ یورپ میں (جہاں کہ اعداد و شمار قابلِ اعتبار ہوتے ہیں) ہر پانچواں بچہ جنسی تشدد کا شکار ہوتا ہے جن میں 66% لڑکیاں ہوتیں ہیں. تاہم مباشرتِ محرّمات میں عورتیں پیچھے نہیں پائی گئیں. دسمبر 2012ء میں پیرس کے ایسے جلوس کے بعد جو ہم جنس پرستوں کے درمیان شادی کو قانونی بنانے کے حق میں نکالا گیا تھا ایک وفاقی وزیر نے یہ کہا کہ اگر آج ان کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیں تو کل یہ بچہ بازی اور مباشرتِ محرّمات کو قانونی شکل دینا کا مطالبہ پیش کر دیں گے. تنظیم ون بلین رائزنگ(1Billion Rising) نے عِصمت دری کے خلاف چودہ فروری کو عالمگیر تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے.

17. جب تک سرمایہ داری کے عفریت سے نجات نہیں ملتی آیا دنیا مصافحے کی طرح جنس کاری کو بھی سلامتی' امن اور محبت کے آغاز کا پیش خیمہ تسلیم کر سکتی ہے. جیسا کہ صحایف اور بشریات کی کتابوں میں ملتا ہے. مصافحہ تو بقول غالب

ے گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب　　　آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں خنجر کھلا

لاکھوں برس کی بے لباسی کے عہد کی "بغل گیری" کی رسم کی تقلید کو آج کل معانقہ کرنا کہتے ہیں. کیا سکندر کی فوج ہند پر چڑھائی کے وقت کپڑے پہنے ہوئے تھی. جبکہ ہاتھ جوڑ کر نمستے کہنے کو ہندو دھرم میں ترجیح دی جاتی ہے. انسان اشرف المخلوقات نہیں ذرہ ہے کائنات میں.

پس نوشت : دبئی میں مقیم ایک خاتون جنہوں نے اپنے دوسرے شوہر کو چھوڑ کر تیسری شادی کر لینے کی دھمکی دی اور فرحت/ عسکری کے استفسار پر یہ مضمون لکھنا پڑا.

31 جنوری 2013ء

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com